دُور سے دیکھنا



تصنیفِ لطیف

حضور فیضِ ملّت مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

(www.faizahmedowaisi.com)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

دور سے دیکھنا

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ امام المرسلین و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

امابعد! فقیر نے حضور سرورِ عالم ﷺ کے کمالات و معجزات پر بے شمار کتب و رسائل تحریر کئے۔ الحمدللہ اکثر شائع ہوچکے ہیں بقایا کے لئے انشاء اللہ عزیزم صوفی الحاج محمد جعفر نوید اُویسی اور عزیزم محمد طارق اُویسی قادری کے نام لکھدیئے۔ یہ ان کی سعادت ہے کہ مالی کمزوری کے باوجود درجنوں رسائل شائع کر چکے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

یہ رسالہ مبارکہ بھی انہیں کے سپرد کر رہاہوں مولیٰ تعالیٰ انہیں وسعتِ مالی سے نوازے یا اہل ثروت کو ان کی معاونت کے لئے کھڑا کرے اور فقیر اور ناشرینِ حضرات کے اشاعت کتب رسائل کا اجر عظیم بخشے اور ناظرین کے لئے مشعلِ راہ ِ ہدایت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

وصلی اللہ علیہ وسلم آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

(27 رجب المرجب، 1411ھ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ سدرۃُ المنتہیٰ پر پہنچے تو:

''ودنا الجبّارُ ربُّ العِزَّةِ فتدَلَّى، حتَّى كانَ مِنْهُ قابَ قوسين أو أدْنى ''[1](بخاری کتاب التوحید)

یعنی عزت والا جبار خدا اتنا قریب ہوا کہ آپ (ﷺ) کے اور خدا کے درمیان دوکمانوں کا فاصلہ رہ گیا۔

خود رب العزت قرآنِ حکیم میں ارشاد فرماتا ہے کہ: ''ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیۙ فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰیۚ'' (2)

ترجمہ: پھر حضور (ﷺ) قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

ترجمہ کنزالایمان: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

غرضکہ آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ سرورِ کائنات اشرفِ موجودات ﷺ نے اللہ عزوجل کو دیکھا اور حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے صرف تجلی دیکھی۔خدا کو نہ دیکھ سکے تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک تجلّی کے مشاہدے سے ایسے بصیر ہوگئے کہ آپ علیہ السلام اندھیری رات میں دس فرسخ کے فاصلہ سے چیونٹی دیکھ لیتے ہیں تو حضور ﷺ نے عین ذات کو دیکھا ہے لہٰذا حضور ﷺ کی بصارت ورویت کس درجہ کی ہوگی اور آپ ﷺ مسافت سے اشیاء کا ادراک فرماتے ہیں بہرحال جس ذات نے''محیط بکل شئی'' کو دیکھا لازماً اس ذات کے لئے فرش تا عرش کی اشیاء کا دیکھنا کوئی مشکل نہیں کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ محیط کو دیکھنے والے کے محاط آگے اور سامنے ہوتا ہے بلا تمثیلo یہ گول دائرہ محیط ہے اس کے اندر رشے محاط گول دائرہ جس کے سامنے ہے تو محاط تو بطریقِ اُولیٰ سامنے ہے اسی لئے امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجا فرمایا فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر(راز) حاضر۔کسی شاعر نے اس کی یوں ترجمانی کی ہے :

بھلا عالم سی شے مخفی رہے اس چشمِ حق بیں سے	کہ جس نے خالقِ عالم کو بیشک بالیقیں دیکھا

مخفی اُمور کا دیکھنا: مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی نگاہ جملہ اشیاء پر ہے یہاں چند نمونے عرض کرتا ہوں لیکن نگاہِ نبوت کا کمال بھی ذہن میں رکھئے۔

اندھیرا اُجالا برابر: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی وہ فرماتی ہیں کہ:''كان رسول الله صلي الله عليه وسلم یریٰ فی ظلماء کما یریٰ فی الضوء''[3] (خصائص، جلد 1، صفحہ 21)

[1] (مُخْتَصَر صَحِيحُ الإِمَامِ البُخَارِي،كتاب التوحيد، باب قوله: {وكلم الله موسى تكليمًا}، 358/4، الحديث:2746، مكتَبة المَعارف للنَّشْر والتوزيع، الرياض)

صحیح بخاری میں لِلْجَبَّارِ کے الفاظ ہیں۔

(صحيح البخاري،كتاب التوحيد، باب قوله: {وكلم الله موسى تكليمًا} [النساء: 164]، 6/ 2731، الحديث:7079، دار ابن كثير)

[2] القرآن، النجم: 9

یعنی حضور ﷺ اندھیرے اور اُجالے میں یکساں دیکھتے تھے۔

امام بہیقی و ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت ِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"كان رسول الله صلي الله عليه وسلم :يرى بالليل في الظلمة كما يرى في النهار في الضوء " [4]

یعنی حضور ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اُجالے میں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تجلّیات ربانیہ حضور ﷺ کی مقدّس آنکھوں میں سرایت (تاثیر) کر گئی تھی۔اب یہ آنکھیں دیکھتی تھی تو نورِخدا سے دیکھتی تھیں یہ ہی وجہ ہے کہ جہاں تاریکی حجاب نہیں بنتی اور حضور ﷺ آگے پیچھے،دور اور نزدیک یکساں دیکھتے تھے۔

آگے پیچھے یکساں: حضرت امام مسلّم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات اشرفِ موجودات ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں مجھ سے پہلے رکوع اور سجدہ نہ کیا کرو کیونکہ :"فاني اراكم من امامي ومن خلفي" [5]

(خصائص، جلد1،صفحہ 21)

یعنی میں آگے پیچھے یکساں دیکھتا ہوں۔

قلوب کے رُموز: حضور ﷺ کی آنکھیں ایسی اشیاء کا ادراک فرماتیں جنہیں حضراتِ کلیم و خلیل علیہم السلام کی نظریں نہ دیکھ سکیں اور یہ آنکھیں ان چیزوں کو دیکھتی ہیں جہاں حضرتِ موسیٰ کلیم علیہ السلام کی نظریں نہیں پہنچتیں۔حضور ﷺ کی مقدس نظریں ضمائرِ قلوب (دلوں کے راز) اور دل کے وساوس کا بھی ادراک فرماتی ہیں چنانچہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ میں اور ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ِانس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ مسجد میں گیا وہاں کچھ لوگ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگ رہے تھے۔حضور ﷺ نے فرمایا جو کچھ میں ان کے ہاتھوں میں دیکھتا ہوں تو بھی دیکھتا ہے میں نے عرض کی نہیں۔

"قال: بايديهم نور. قلت: اُدع اللّٰه ان يرينيه. فدعا اللّٰه تعالىٰ. فارانيه" [6] (خصائص، جلد3،صفحہ 86)

---

3) (الخصائص الكبرى للسيوطى،ذكر المعجزات و الخصائص في خلقه الشريف صلي الله عليه وسلم،باب المعجزة والخصائص في عينيه الشريفتين،104/1 ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

(المواهب اللدنيا الفصل الاول :في كمال خلقته وجمال صورته صلي الله عليه وسلم وشرف وكرم،باب صفة بصره صلي الله عليه وسلم ،226/2 المكتب الاسلامي)

4) (الخصائص الكبرى للسيوطى،ذكر المعجزات و الخصائص في خلقه الشريف صلي الله عليه وسلم،باب المعجزة والخصائص في عينيه الشريفتين،104/1 ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

(المواهب اللدنيا الفصل الاول :في كمال خلقته وجمال صورته صلي الله عليه وسلم وشرف وكرم،باب صفة بصره صلي الله عليه وسلم ،226/2 ، المكتب الاسلامي)

5) ايضاً

6) (الخصائص الكبرى للسيوطى،ذكر المعجزات في روية المعاني بصورة الاجسام ،باب رويته النور بايدي قوم ،144/2 ، دارالكتب العلمية ،بيروت)

(دلائل النبوة للبيهقي،باب دعاءه لانس بن مالك الانصارى الخ،197/6، دارالكتب العلمية، بيروت)

یعنی فرمایا ان ہاتھوں میں نور ہے۔میں نے عرض کی سرکارﷺدعا کیجئے مجھے بھی نظر آجائے۔آپﷺ نے دُعا فرمائی وہ نور مجھے بھی نظر آگیا۔

انتباہ: اللہ کی رحمت اور سکینہ ایسی چیزیں ہیں کہ آنکھ ان کے ادراک سے قاصر ہے یہ سکینہ و رحمت نور ہوتا ہے جس کو چشمِ نبوی ہی دیکھ سکتی ہے یا آپ ﷺ کی دُعا سے یہ انوار وبرکات ایزدی اُوروں کو بھی دکھائی دے جاتے ہیں۔

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضورﷺنے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہی ہے؟ فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوعُکُمْ ، ولاَرُکُوعُکُمْ ۔ [7](بخاری،جلد1،صفحہ59)

یعنی خدا کی قسم مجھ پر تمہارے رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں ہیں۔

ائدہ: خشوع ایک کیفیتِ قلبی کا نام ہے جو نمازی کو نماز میں حاصل ہوتا ہے مگر نگاہِ مصطفی ﷺکے قربان کہ مصلّی کے خشوع کا ادراک کر رہی ہیں۔

ثابت ہو اکہ مسلمانوں کے خشوع،رکوع،سجوداور ضمائر قلوب وکیفیاتِ نفسانیہ حضورﷺ پر پوشیدہ نہیں ہیں۔کیا ہی خوب فرمایا امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ‘ نے

سرعرش پر ہے تری گذردلِ فرش پر ہے تری نظر	ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

حقیقت یہ ہے کہ نبوت کا کمال خلافتِ الٰہیہ کے لحاظ سے ہے اور اس کے ایسے کمالات کو تسلیم کرنے کا نام ایمان ہے اس کے انکار کا نام کفر۔اسی لئے ابلیس مردود ورجیم ٹھہرا کہ اسے کمالاتِ حضرتِ آدم علیہ السلام کا انکار تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صاف اور واضح طور پر فرما یا تھا کہ یہ میرا نائب اور خلیفہ ہے اور نائب وخلیفہ وہی ہوتا ہے جس سے حق کے کمالات کا ظہور ہو۔کچھ آج بھی وہی کیفیت ہے کہ ہم بحمدہ تعالیٰ کمالاتِ نبوت میں حیث الخلافۃ الالٰہیہ مانتے ہیں لیکن بدقسمت اب بھی ابلیس کی تقلید میں منکر ہیں چند مزید کمالات ملاحظہ ہوں۔

سرِفرش پرنظر: امام ابونعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرتِ یعلٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ موتہ کے واقعات حضورﷺ کو سُنانے آئے تو حضورﷺنے فرمایا:

ان شئت فأخبر نی وان شئت أخبرتک قال: أخبر نی یا رسول اللّٰہ فأخبرہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خبرھم کلھم ووصفہ لھم [8] (خصائص،جلد2، صفحہ259)

یعنی یعلٰی!اگر تم کہو تو جنگِ موتہ کے تفصیلی حالات تم سے پہلے میں ہی سُنادوں اور اگر تم چاہو تو تم ہی سُناؤ۔حضرت یعلٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی سرکارآپ ﷺ ہی بیان کردیں۔حضورﷺنے جنگِ موتہ کے تمام واقعات بیان فرمادیئے۔

---

[7] (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، أبواب استقبال القبلۃ، باب عظۃ الإمام الناس في إتمام الصلاۃ وذکر القبلۃ،جلد1، صفحہ161،حدیث408، دار ابن کثیر)

[8] (الخصائص الکبری للسیوطی،ذکر دعاء النبي لاصحابہ ،باب ما وقع في سریۃ غالب اللیثي و ذلك في صفر سنۃ ثمان ،1/ 431 ، دارالکتب العلمیۃ ،بیروت)

یہ سُن کر حضرت یعلٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذاتِ مقدس کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے۔آپ ﷺ کے بیان اور واقعات ِجنگ میں سرِموفرق نہیں ہے یعنی جیسا آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے ویسے ہی ہوا ہے۔

ناظرین!اس حدیث سے حضور ﷺ کی نگاہ ونظر کا حال معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں تشریف رکھتے ہوئے غزوہ ئ موتہ کے تفصیلی حالات بیان فرما دیئے۔معلوم ہواکہ قرب و بعد کے قوانین سے اللہ تعالیٰ نے چشمِ نبوی ﷺ کو مشتنیٰ فرمالیا ہے یہ قوانین دوسروں کی آنکھوں کے لئے ہیں۔یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نُور ہیں جبھی تو کوئی چیز حجاب نہیں بنتی۔نور اندھیرے کو اُجالا بنادیتا ہے اور حجابات کوچیر تا پھاڑتا نکل جاتا ہے۔یہ کمالات ہمارے لئے تسلیم کرنا اس لئے آسان ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو نورعلیٰ نور بشکل بشر مانتے ہیں اور مخالفین کے لئے انکار قسمت میں۔اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کثیف بشر مانتے ہیں فرق نبوت کے عہدہ کا ہے اور بس۔

دورونزدیک یکساں: حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں :

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ [9] (خصائص، جلد2)

یعنی جس دن نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ نے مدینہ میں ہمیں اس کے انتقال کی خبر سُنائی۔

حضرتِ نجاشی کا انتقال حبشہ میں ہوا مگر حضور ﷺ نے مدینہ میں ان کے انتقال کی خبر سُنائی معلوم ہوا کہ چشمانِ مصطفی ﷺ آنِ واحد میں مدینہ سے حبشہ تک پہنچتی ہیں اور دریا،پہاڑ، سمندر، مسافت وبعد ان نظروں کے لئے حجاب نہیں بنتے۔

اس سے بھی عجیب واقعہ وہ ہے جسے امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے زید،،جعفر،ابن رواحہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہونے کی اطلاع دی۔آپ ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے ہوئے فرمارہے تھے:

أخذ الرایۃ زید فأصیب ثم أخذ جعفر فأصیب ثم أخذ ابن رواحۃ فأصیب وعیناہ تذرفان حتی أخذ الرایۃ سیف من سیوف اللہ حتی فتح اللہ علیھم [10] (بخاری، جلد2، صفحہ611)

ترجمہ: اب فوج کا نشان زید(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُٹھایا اور وہ شہید ہوگئے اور اب جعفر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جھنڈا اُٹھایا اور وہ بھی شہید ہوگئے۔اب رواحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)نے پرچم اسلام اپنے ہاتھوں میں لیا اور وہ بھی شہید ہوئے۔حضور ﷺ یہ فرماتے جارہے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا کہ اب فوج کا جھنڈا سیوف اللہ خالد ابن ولید(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُٹھایا اور مسلمانوں کو فتح ہوگئی۔

---

[9] (الخصائص الکبری للسیوطی،ذکر المعجزات فیما اخبر بہ من المغیبات الخ،باب اخبارہ بموت النجاشی یوم مات،2/ 168 ، دارالکتب العلمیۃ ،بیروت)

[10] (صحیح البخاری، کتاب المغازي» باب غزوۃ مؤتۃ من أرض الشأم ،1554/4، الحدیث:4014، دار ابن کثیر)

فائدہ: یہ واقعہ بھی غزوہ موتہ کا ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔حضور ﷺ کی نگاہ و نظر دیکھئے کہ مدینہ سے ملک شام تک پہنچ رہی ہے اور وہاں لشکر ِ صحابہ کے جرنیلوں کو جھنڈا اُٹھاتے اور شہید ہوتے دیکھ رہی ہے اور مدینہ میں شام کے حالات حضور ﷺ صحابہ کو سُنا رہے ہیں۔

قاعدہ برائے مسئلہ حاضروناظر: یہی دلائل ہم اہلسنت حضور ﷺ کے حاضر وناظر کے متعلق بھی پیش کرتے ہیں اس کی ایک وجہ وہی ہے کہ بظاہر آپ ﷺ ہرایک کو موزوں‌قامت(مناسب قد) سے محسوس ہوتے ہیں لیکن نورانیت کا حال یہ ہے کہ

سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے
ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی

دلیلِ تمثیلی: اس مسئلہ کو یوں سمجھئے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پَر ہیں [11] (بخاری) اور ہر پَر کا طُول مشرق و مغرب کوڈھانپ لیتا ہے (عینی)اس کے باوجود حضور سرورِ عالم ﷺ کے یہاں حاضر ہوتے تو عام بشر کی طرح پانچ فٹ کی قد و قامت میں یہاں یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ حضرتِ جبریل علیہ السلام ان مذکورہ پَروں کو سدرۃ المنتہٰی پر چھوڑ آئے ہیں بلکہ یقینا انہی پَروں سمیت پانچ فٹ کے قدوقامت میں ہیں اور وہ چھ سو پَر بھی ان کی ظاہر ی صورت میں سمٹے ہوئے ہیں تو بے عقلوں کو کون سمجھائے کہ حضرتِ جبریل علیہ السلام ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس کمال کے مالک ہیں تو ماننا پڑیگا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا آقا و مولیٰ ﷺ ایسے ادنیٰ کمال کے نہ صرف حامل ہیں بلکہ حضرت جبریل علیہ السلام جیسوں کو بھی یہ کمال آپ ﷺ کے جوڑوں کے صدقے نصیب ہوا ہے۔

زمین سے جنت کودیکھنا: ابنِ سعد ابو عامر سے روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ میں حضرت جعفررضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو حضور ﷺ تھوڑی دیر غمگین رہے اور پھر مسکرانے لگے۔صحابہ کرام نے سبب ِ مسکراہٹ دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

أحزنني قتل أصحابي حتى رأيتهم في الجنة إخوانا على سرر متقابلين [12] (خصائص، جلد2، صفحہ 660)

یعنی مجھے میرے اصحاب کی شہادت کا رنج ہوا لیکن ابھی میں نے دیکھا کہ جعفر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے بھائیوں کے ساتھ بہشت میں ایک دوسرے کے مقابل تخت پر بیٹھے ہیں یہ دیکھ کر میں مسکرادیا۔

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہا سے راوی،وہ فرماتی ہیں کہ سورج گہن ہوا اور سید عالم ﷺ نے نمازِ گہن ادا فرمائی پھر خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

مامن شیئ لم ا کن اریتہ الا رایتہ فی مقامی ھذا حتّٰی الجنة والنار [13] (خصائص، جلد2، صفحہ 89)

---

[11] بخاری شریف میں یہ حدیث شریف ان الفاظ کے ساتھ ہے، جبريل له ست مائة جناح
(صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، سورة والنجم، باب فكان قاب قوسين أو أدنى حيث الوتر من القوس، 1840/4، الحديث: 4575، دار ابن كثير سنة النشر: 1414ھ/1993م)

[12] (الخصائص الكبرى للسيوطی، بَاب مَا وَقع فِي غَزْوَة مُؤْتَة من الْآيَات والمعجزات، 1/ 432، دار الكتب العلمية، بيروت)

یعنی جوچیز میں نے نہیں دیکھی تھی اب میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیں۔یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا۔

لطیفہ: فقیر اُویسی غفرلہ' نے ایک منکرِ کمالِ نبوت کو حضورﷺ کی وسعت علمی (کلّی علم غیب) کے دلائل میں ایک یہی دلیل قائم کی تو اس نے جواباً کہا کہ یہ علم وقتی طور پر تھا پھر نہ رہا۔میں نے اسے کہا کہ دیکھنا تو میں نے ثابت کردیا اب یہ تم دکھا دو کہ "پھر نہ رہا"اس کی زبان گنگ ہوگئی کوئی جواب ندارد۔بلکہ ہمارا دعویٰ ہے منکرین سب کے سب اس روایت کے جواب سے تاقیامت گونگے ہیں۔صم بکم عمی فھم لا یعقلون۔

چاھیں تو سب کچھ دکھادیں: یہ ہی نہیں جنت و دوزخ اور ساری کائنات حضورﷺ کے پیشِ نظر ہے بلکہ حضورﷺ میں یہ بھی طاقت ہے کہ جس کو چاہیں زمین پر ہی جنت دکھا دیں اور جنت کے رہنے والوں کی آوازیں سنوادیں۔چنانچہ ابنِ ماجہ حضرت فاطمہ بنتِ حسین سے راوی کہ جب حضور ﷺ کے فرزند حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری آرزو یہ تھی کہ رب تعالیٰ حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنے دن اور زندہ رکھتا تاکہ ان کے ایامِ رضاعت پورے ہوجاتے۔یہ سن کر حضورﷺ نے فرمایا حضرتِ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایامِ رضاعت جنت میں پورے ہوں گے لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی کلمات دہرائے جس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

ان شئت دعوت اللّٰہ یسمعک صوتہ، قالت :بل اصدق اللّٰہ و رسولہ' [14] (خصائص، جلد2، صفحہ 88)

یعنی خدیجہ اگر تم کہو تو میں دُعا مانگوں اور حضرت قاسم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آواز تم جنت سے زمین پر سُن لو عرض کی نہیں۔اللہ اور رسولﷺ نے سچ فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث سے روشن ہوگیا کہ جس طرح حضور اکرمﷺ پر احوالِ برزخ و احوالِ جنت ودوزخ پوشیدہ نہیں ہیں اور کائنات کا ہر ذرہ حضورﷺ پر منکشف ہے۔اسی طرح آپﷺ میں یہ بھی طاقت ہے کہ جس کو چاہیں زمین پر ہی جنت دکھا دیں اور جنت کے رہنے والوں کی آوازیں سنوادیں۔نیز

احادیث مذکورہ سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ سید عالم ﷺ کو سارے جہان کی خبر ہے لیکن بے خبر آپ ﷺ کو بے خبر جانتے ہیں۔

بلاریب ہر غیب ہے ہیں دو عالم	مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

آسمانوں پر نظر: حضرت امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا:

[13] (الخصائص الکبری للسیوطی، ذکر المعجزات في روية المعاني بصورة الاجسام ،باب افیما اطلع علیه من احوال البرزخ والجنة والنار الخ ،150/2 ،دارالکتب العلمیة)

[14] (الخصائص الکبری للسیوطی، ذکر المعجزات في روية المعاني بصورة الاجسام ،باب افیما اطلع علیه من احوال البرزخ والجنة والنار الخ ،148/2 ،دارالکتب العلمیة)

انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق لها ان تئط لیس فیها موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبهته ساجد اللّٰہ[15] (خصائص، جلد1، صفحہ66)

یعنی میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔آسمان چڑچڑاتا ہے اور اس کو لائق ہے وہ چڑچڑائے کیونکہ آسمان پر چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں فرشتے سجدہ میں نہ پڑے ہوئے ہوں۔

فائدہ: اس حدیث سے روشن ہوگیا کہ میرے آقا ﷺ کی منور آنکھیں ان عجائب و غرائب عالم کا مشاہدہ کرتی ہیں جو سب کی حد ِ نظر سے باہر ہے۔چشمِ نبی ﷺ طبقاتِ سمٰوٰت سے پار ہوجاتی ہے۔

شش جہت سمت مقابل شب وروزایک ہی حال	دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

فائدہ: احادیث مبارکہ میں ہے کہ زمین سے صرف آسمان اول تک پانچ سو برس کی مسافت عظیم ہے[16] اور چشمانِ مصطفی ﷺ آنِ واحد میں پانچ سو برس کی مسافت طے کرتی ہیں اور وہاں کے حالات دیکھ لیتی ہیں جبھی تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آسمان پر چار انگل ایسی جگہ نہیں ہے جو سجود ملائکہ سے خالی ہو۔مزید دلائل اور حوالہ جات کے لئے فقیر کا رسالہ "نگاہِ نبوت" کا مطالعہ فرمایئے۔

کامل الایمان مسلمان کی توجہ کے لئے: علم غیب کلّی کوئی ایسا مشکل مسئلہ نہیں کہ سمجھ میں نہ آئے ہاں ضد یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلوب پر تالہ بندی ہوتو پھر نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے ورنہ ہمارا عقیدہ واضح ہے۔

علم کلی: علم کلی یہ ہے کہ بعطائے خداوندی حضور ﷺ ہر شے جانتے ہیں ہم اسے علمِ کُلّی سے تعبیر کرتے ہیں یعنی جو کچھ دنیا میں ہے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر نفخہئ ابدلی تک وہ سب کچھ حضور ﷺ پہ مُنکَشِف (ظاہر) ہے حتٰی کہ حضور ﷺ نے اول سے آخر تک تمام حالات معلوم کرلئے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ان احوال سے بعض حالات سے مطلع کیا۔چند دلائل ملاحظہ ہوں

امام احمد و طبرانی حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دونوں کاندھوں کے درمیان اپنا دستِ قدرت رکھا اور اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔[17]

حتّٰی تجلّٰی لی مافی السمٰوٰت ومافی الارض[18] (خصائص، جلد2، صفحہ77)

---

[15] (الخصائص الکبری للسیوطی،ذکر المعجزات و الخصائص في خلقه الشريف صلي الله عليه وسلم ،باب الاية في سمعه الشريف صلي الله عليه وسلم ،1/113 ، دارالکتب العلمیة)

[16] (تحفة الأحوذي ،كتاب صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب ما جاء في صفة ثياب أهل الجنة ،7/209 ، الحديث: 2540 ،دار الکتب العلمیة)

[17] (مسند الإمام أحمد ،أول مسند البصريين ، حديث رجل آخر رضي الله عنه ،5/58 ،الحديث: 20058 ،دار إحياء التراث العربي،سنة النشر: 1414ھ/1993م)

[18] (الخصائص الکبری للسیوطی،ذکر المعجزات في روية المعاني بصورة الاجسام ،باب تجلي ملكوت السموات والارض له صلي الله عليه وسلم ،2/ 147، دارالکتب العلمیة)

یعنی وہ تمام چیزیں مجھ پر ظاہر ہو گئیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں۔

امام طبرانی حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے میرے لئے زمین کو ظاہر فرمایا۔[19]

شش جہات کو بیک وقت اور ہر وقت ملاحظہ و معائنہ: یہ تو ظاہر ہے کہ عام بشر آگے دیکھے پیچھے گُل اُوپر دیکھے تو نیچے فارغ،دائیں دیکھے تو بائیں ختم،اندھیرے میں تو اس کا دیکھنا ناممکن بیداری میں تو دیکھتا ہے،لیکن نیند میں ہے تو جاگنے والوں سے بے خبر لیکن صرف اور صرف یہ کمال حبیب ِ خدا ﷺ کا ہے کہ بیک وقت شش جہات (چھ اطراف یعنی: اوپر، نیچے، دائیں، بائیں، آگے او پیچھے) کو دیکھنا،اندھیرے میں اُجالے کی طرح دیکھنا،بیداری میں خواب والوں کو دیکھنا،خود اپنی نیند میں جاگنے والوں کو دیکھنا بلکہ آگے بڑھ کر عالمِ حیات میں جملہ کائنات کو اور عالم برزخ میں شش جہات کو بیک وقت اور ہر وقت دیکھنا اور یوں بھی کہدو کہ دور و قریب کو یکساں دیکھنا،اس سے آگے بڑھ کر کہو گذشتہ جملہ حالات اور آنے والے جملہ حالات کو بیک وقت اور ہر وقت دیکھنا بلکہ بات ختم کرو کہ غیب الغیب ذات کو دیکھنا۔

آگے اور پیچھے: بخاری اور مسلّم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ دیکھتے ہو کہ میرا قبلہ میرے منہ کی طرف ہے لیکن خدا کی قسم تمہارے رکوع اور سجدے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں تم کو پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔[20]

(رواہ البخاری و مسلّم وغیرہ ہما)

عبدالرزاق نے اپنی جامع میں حاکم اور ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا آگے سے دیکھتا ہوں۔[21] (دلائل النبوۃ،لابی نعیم)

فائدہ: بعض کا قول ہے کہ آپ ﷺ کے دوش (کندھے) مبارک کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں۔آپ ﷺ پیچھے کی طرف ان سے دیکھتے تھے کپڑے وغیرہ سے دیکھنے میں روکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

دور و نزدیک: ابنِ سعد نے ابی عامر صحابی سے روایت کیا جب حضورِ اقدس ﷺ کے پاس (مسجد مدینہ) میں حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی (جنگِ موتہ میں) شہادت کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ غمگین ہوگئے پھر فوراً مسکرانے لگے۔اصحاب نے عرض کیا (حضور ﷺ مسکرانے کی کیا وجہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر طیار اور ان کے رفقاء کی شہادت پر غمگین ہو ا مگر اب اُن کو جنت میں آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے دیکھ کر خوشی سے مسکرادیا۔[22]

---

[19] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب علامات النبوة، باب إخباره صلى الله عليه وسلم بالمغيبات،287/8، الحديث:14067، مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414 هـ، 1994 م)

[20] (صحيح البخارى،أبواب صفة الصلاة، باب الخشوع في الصلاة،259/1، الحديث:708، دار ابن كثير)

(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها،319/1، الحديث: 643-(424)، دار إحياء الكتب العربية)

[21] (دلائل النبوة للبيهقي، باب ما جاء في روية النبي صلي الله عليه وسلم أصحابه وراء ظهره،74/6، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1405 هـ)

[22] (الطبقات الكبري لابن سعد،345—جعفر بن أبي طالب،24/4، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1410 هـ 1990 م)

(دلائل النبوة للبيهقي، باب ما جاء في غزوة مؤتة ،365/4، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى 1405 هـ)

فائدہ: واقدی نے اپنے مشائخ کی سند سے روایت کیاموتہ میں جب جنگ ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میدانِ جنگ کو آپ ﷺ کے سامنے کر دیا (جو سردارِ اسلام جھنڈا اُٹھاتا اور جس طرح شہید ہوتا آپ ﷺ مسجد نبوی میں بیٹھے بیان فرماتے) اور آنسو بہاتے جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کا جھنڈا اُٹھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔[23] بیہقی اور ابونعیم نے حضرتِ موسیٰ بن عقبہ سے اُس نے ابنِ شہاب سے روایت کیا ہے کہ یعلی بن منیۃ جب (جنگِ موتہ) کی خبر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا (کہ جنگ کے تفصیلی حالات) کی اطلاع تو دیتا ہے یا میں بیان کردوں اُنھوں نے عرض کیا حضور ﷺ ہی ارشاد فرمائیں جو کچھ وہاں ہوا جس پر جو کچھ گزرا اور جس جس طرح صحابہ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے من و عن بیان فرمادیا حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے آپ ﷺ نے واقعات کو اس طرح بیان فرمایا کہ (سر موفرق نہیں) حرف بحرف ذکر کر دیا۔ تمام واقعات من و عن اسی طرح ہوئے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میدانِ جنگ کو میرے سامنے کردیا تھا میں سب کی جنگ دیکھ رہا تھا۔[24]

اہل قبور کو عالمِ دنیا میں دیکھنا: طبرانی نے بشیر حارثی سے روایت کیا ہے کہ بنی معاویہ کا آپس میں کچھ اختلاف تھا حضور ﷺ آپس میں ان کی صلح کرانے تشریف لے گئے۔ راستے میں ایک قبر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا تو مجھے نہیں جانتا۔ صحابہ نے پوچھا آپ ﷺ نے یہ کیافرمایا ارشاد فرمایا اس قبر کے مکین سے میرے متعلق (تو ان کے بارے میں کیا کہتا ہے) سوال ہو رہا تھا اُس نے کہا میں نہیں جانتا (تب میں نے کہا تو مجھے نہیں جانتا)۔[25]

(شرح الصدور و کنز العمال)

غیب کا مُلک دیکھنا: ابنِ سعد نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کیاجناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ غسیل ملائکہ حنظلہ بن عامر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرشتے آسمان و زمین کے درمیان جنتی پانی سے چاندی کے تختہ پر غسل دے رہے ہیں۔[26] (کنز العمال)

ہر وقت دیکھنا: طبرانی نے ابنِ عمر سے روایت کیا کہ حضور شافعِ یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا جو کچھ اس میں ہو رہا ہے اور قیامت تک ہو گا میں تمام دیکھ رہا ہوں جیسا کہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی (ہتھیلی کو سامنے کرکے فرمایا) کو دیکھ رہاہوں۔[27] (طبرانی، ترمذی)

---

[23] (دلائل النبوة للبيهقي، باب ما جاء في غزوة مؤتة ،369/4، دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة: الأولى 1405 هـ)

[24] (دلائل النبوة للبيهقي، باب ما جاء في غزوة مؤتة ،365/4، دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة: الأولى 1405 هـ)

[25] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور ، باب فتنة القبر و سوال الملكين ،ص133، دار الكتب العلمية –بيروت)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ،كتاب الفضائل من قسم الأفعال، باب فضائل النبي صلى الله عليه وسلم ، وفيه معجزاته وإخباره بالغيب ،350/12، الحديث:35355، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[26] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ،كتاب الفضائل ، ذكر الصحابة وفضلهم رضي الله عنهم أجمعين ،309/6، الحديث:35253، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

آخرت کا ملک دیکھنا: بخاری اور مسلّم نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے شہدائے اُحد پر آٹھ سال کے بعد نمازِ (جنازہ) پڑھی جیسے زندے مُردوں کو رخصت کرتے ہیں پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے سامنے تمہارے لئے تم سے آگے جانے والاہوں اور میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں اور بیشک میں تم سے حوضِ کوثر پر ملنے کا وعدہ کرتا ہوں۔بیشک میں اس کو دیکھ رہا ہوں بلکہ میں اُسی مقام پر ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور میں اس کا خوف نہیں کرتا کہ تم میرے پردہ کرنے کے بعد مشرک ہوجاؤگے یعنی ایسا نہیں کر سکو گے بلکہ خوف یہ ہے کہ تم کو دنیا کی محبت پکڑ لے گی تم دنیا دار ہوجاؤگے آپس میں لڑ مرو گے پس ہلاکت پاؤگے جیسے پہلی اُمتیں ہلاک ہوگئیں۔ [28]

ملائکہ کودیکھنا: ابنِ سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد ثقفی کے واسطے سے روایت کی کہ ہم مقامِ تبوک میں ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں تھے (سورج نکلنے کا وقت تھا) کہ سورج (عجیب و غریب) چمک دمک (اور حیرت انگیز) روشنی (اور شعاعوں) کے ساتھ نکلا۔(آج کی روشنی ہر دن کی روشنی سے نئی نرالی، پُررونق نور علیٰ نور) اس سے پہلے کبھی اس طرح طلوع ہوتے نہیں دیکھا (ہم سب دیکھ دیکھ کر تعجب کر رہے تھے) کہ حضرتِ جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت ﷺ میں تشریف لائے۔حضور ﷺ نے فرمایا اے جبریل! آج کیا بات ہے جو سورج اس آب وتاب کے ساتھ طلوع ہورہا ہے اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا۔حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اس کی وجہ یہ ہے آج معاویہ بن لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ بڑے صالح اور جلیل القدر صحابی تھے) کا مدینہ شریف میں انتقال ہوگیاہے تو اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے بھیجے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ عزت و تکریم کس لئے کی گئی ہے۔حضرتِ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا وہ بکثرت سورہ اخلاص رات دن چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ اگر فرمائیں تو میں زمین کھینچ کر آپ ﷺ کے سامنے کردوں تاکہ آپ ﷺ بھی ان کا جنازہ پڑھیں (اور وہ آپ کی دُعائے مستجاب سے مستفیض ہوں) حضور ﷺ نے فرمایا بہتر ہے۔حضرت جبریل علیہ السلام نے پَر مار کر سب کچھ ہٹا دیا کوئی چیز درمیان میں حائل نہ رہی۔جنازہ آپ ﷺ کے سامنے آگیا آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا اور (ستّر ہزار) فرشتوں کی دو جماعتیں (صفیں) پیچھے لے کر نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ [29]

اس حدیث کو ابنِ سعد اور بیہقی نے ایک اور طریق سے عطاء ابنِ ابی میمونہ سے ابو یعلی نے حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیاہے۔

---

[27] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب الأول: في فضائل نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وأسمائه وصفاته البشرية، الفصل الثالث: في فضائل متفرقة تنبيء عن التحدث بالنعم، 420/11، الحديث: 31971، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[28] (صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، 5/ 2361، الحديث: 6062، دار ابن كثير)

(صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته، 1795/4، الحديث: 4428 -(2296)، دار إحياء الكتب العربية)

[29] (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الميت الغائب بالنية، 83/4، الحديث: 7032، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ 2003م)

(دلائل النبوة للبيهقي، باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بتبوك، 245/5، دار الكتب العلمية–بيروت، الطبعة: الأولى 1405 هـ)

(شعب الإيمان للبيهقي، ذكر المفصل، تخصيص سورة الإخلاص بالذكر، 153/4، الحديث: 2321، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003م)

(طبقات ابن سعد، معاوية بن معاوية الليثي، 130/5، مكتبة الخانجي بالقاهرة، الطبعة: الأولي، 1421 هـ 2001م)

مسئلہ فقھیہ: مدینہ منورہ میں حضور ﷺ نے نجاشی بادشاہ کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور وہ حبشہ میں تھا (احناف کے نزدیک آپ ا اس کے جنازے کو دیکھ رہے تھے)۔ تفسیرِ خازن میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے حبشہ تک حجاب اُٹھا دیئے تھے۔ حضور ﷺ نے اس کے جنازہ کو دیکھ کر نماز اد افرمائی۔[30]

مشرق ومغرب کا چپہ چپہ: حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے اُٹھا دیئے ہیں میں نے زمین کے مشرق و مغرب (چپہ چپہ) کو دیکھا۔

آنے والے حالات: محدثین کی جماعت نے حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین کو سمیٹ کر میرے (سامنے پیش) کیا گیا۔ میں نے اس کا مشرق و مغرب دیکھا جس قدر زمین سمیٹی گئی میری اُمت اس کی مالک ہوگی۔[31] (کنز العمال)

مزار والے کا حال: ابنِ مردویہ نے سلیمٰن تیمی سے اور اُنھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے آسمان کی سیر (معراج) کرائی (بیت المقدس جاتے ہوئے) میں نے دیکھا کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔[32]

قافلے والوں کا حال: بخاری اور مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (واقعہ معراج کے عجائبات، ملکی وملکوتی اور اسرار لاہوتی و ماہوتی اور قابلِ اظہار اور بیت المقدس وغیرہ کے بیان کیے) تو قریش نے میری تکذیب کی (جھٹلایا) (اور بیت المقدس اور اپنے قافلہ کے متعلق سوالات کیے) تو میں مقام حِجر میں کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کردیا میں نے اس کی ایک ایک چیز تفصیل سے بیان کردی اور ان کے قافلے کا حال اور مقام اور مکہ پہنچے کا وقت تک بتا دیا۔[33] (بخاری ومسلّم)

غیبی نور: بخاری نے تاریخ میں اور ابو نعیم اور ابنِ مردویہ نے حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے ایک دن میں رسول ﷺ کے ساتھ مسجد کی طرف آیا تو مسجد میں کچھ لوگ ہاتھ اُٹھا کر دُعا کررہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان کے ہاتھوں میں نور ہے میں نے عرض کیا آپ ﷺ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ نور مجھ کو بھی نظر آئے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی پس میں نے بھی اس (نور) کو دیکھا۔[34]

---

[30] (تفسیر الخازن ، آل عمران: 199 ، 335/1، دار الکتب العلمیة – بیروت)

[31] (کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ، کتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب الأول: في فضائل نبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم وأسمائه وصفاته البشریة، الفصل الأول: في معجزاته صلی اللہ علیه وسلم ، 366/11، الحدیث: 31761، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

[32] (سنن النسائي ،کتاب قیام اللیل وتطوع النهار ، ذکر صلاة نبي اللہ موسی علیه السلام وذکر الاختلاف علی سلیمان التیمي فیه،216/3، الحدیث:1633،مکتب المطبوعات الإسلامیة، سنة النشر: 1414ھ/ 1994م)

[33] (صحیح البخاري،کتاب مناقب الأنصار ، باب حدیث الإسراء ، 1410/3،الحدیث:3673، دار ابن کثیر)

(صحیح مسلم ،کتاب الإیمان ، باب ذکر المسیح ابن مریم والمسیح الدجال،156/1، الحدیث: 249-(170)، دار إحیاء الکتب العربیة)

[34] (الخصائص الکبری للسیوطی،ذکر المعجزات و الخصائص في رؤیة المعاني بصورة الاجسام ، باب رؤیته الرحمة والسکینة،باب رؤیته النور بأیدي قوم،144/2 ، دار الکتب العلمیة ،بیروت)

شیطان کی بد حواسی: ابنِ ماجہ اور ابو داؤد نے عباس بن مرد اس سے روایت کیا آپ ﷺ نے شبِ عرفہ میں اپنی اُمت کے لئے دعاءِ مغفرت فرمائی جواب ملا میں نے ظالم کے سِوا سب کو بخشا میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ آپ ﷺ نے عرض کیا کہ تو بے نیاز ہے اگر چاہے تو مظلوم کو جنت میں کوئی اچھا درجہ اُس کی مظلومی کے عوض عطا کردے اور ظالم کو بخش دے مگر یہ عرض رات بھر میں قبول نہ ہوئی۔ آپ ﷺ مسکرانے دیئے (راوی کو شک ہوگیا ہے) حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہمانے عرض کی ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں خدا آپ ﷺ کو ہمیشہ ہنستا رکھے آپ ﷺ کس وجہ سے ہنستے ہیں۔ ارشاد فرمایا ابلیس دشمنِ خدا کو جب معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری اُمت کو بخش دیا (تو میں نے دیکھا) اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے اور سخت حسرت و افسوس سے واویلا کر رہا ہے اس کی جزع فزع کو دیکھ کر ہنسی آگئی۔[35] (ابنِ ماجہ، ابو داؤد)

ترمذی نے اُم المومنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں عمر سے تمام شیاطین از قسم جن و انس فرار اختیار کرتے ہیں یعنی ڈر کر بھاگتے ہیں۔[36] (ترمذی)

درپے فتوحات: امام احمد اور نسائی نے براء بن عاذب سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے جب ہم کو مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے کا حکم دیا تو ایک پتھر ایسا ظاہر ہوا جس پر تمام کدال (اوزار کی ایک قسم) بیکار ثابت ہوئے اس واقعہ کی آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال پکڑا بسم اللہ پڑھ کر ایک کاری ضرب لگائی کہ پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا آپ ﷺ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایااور فرمایا کہ مجھے شام کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت شہروں کے سُرخ محلات دیکھ رہا ہوں پھر آپ ﷺ نے دوسری ضرب لگائی تو پتھر کا دوسر اتہائی حصہ بھی ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے پھر ایک نعرہ لگایااور فرمایا مجھے فارس کے خزانوں کی کنجیاں بھی دے دی گئیں۔ خداکی قسم میں اس وقت فارس کے دارالسلطنت کی سفید (چونہ گچ کی) عمارتوں کو دیکھ رہاہوں۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب بسم اللہ پڑھ کر لگائی تو بقیہ تہائی پتھر چکنا چورہوگیا تو آپ ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا اور فرمایا مجھے یمن کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت صنعاء (ملک یمن کا دارالسطنت ہے) کے دروازوں کو دیکھ رہاہوں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے میری اُمت مالک و قابض ہوگی اور نسائی کی دوسری روایت لا بصر کی جگہ رایتھا یعنی ہے۔ یعنی میں نے شام اورفارس اور یمن کے محلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔[37]

حضرتِ جبریل علیہ السلام کی آمدورفت: امام احمد اور ابنِ سعد رحمہاء اللہ تعالیٰ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہماسے روایت کیا ایک دن مکہ شریف میں حضور ﷺ اپنے گھر کی دیوار کے نیچے رونق افروز تھے اتفاقاً عثمان بن مظعون وہاں سے گزرا اور آپ ﷺ کو دیکھ کر مسکرایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیٹھتا کیوں نہیں، اُس نے کہا بہتر اور آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور گفتگو کرنے لگا اپنے چشمانِ مبارک آسمان کی طرف اُٹھائیں اور ایک ساعت آسمان کی طرف دیکھتے رہے پھر آہستہ آہستہ اپنی نظر کو نیچا کرنے لگے یہاں

---

[35] (سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه .581/5. الحديث:3691. دار الكتب العلمية)

[36] (سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الدعاء بعرفة .1002/2. الحديث:3013. المكتبة العلمية)

[37] (مسند الإمام أحمد، أول مسند الكوفيين، حديث البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه .303/4. الحديث:18219. دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ه/1993م)

تک کہ اپنی داہنی طرف نظر کو ٹھہرادیا اور عثمان بن مظعون کی طرف سے پھیر کر جدھر اپنی نظر تھی ہوگئے اور سر کو آگے کی طرف جھکادیا جیسے کوئی اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کی بات بڑے غور اور توجہ سے سنتا ہے۔عثمان بن مظعون یہ دیکھتا رہا جب آپ ﷺ اُدھر سے فارغ ہوئے تو پھر پہلے کی طرح کھلی آنکھوں سے آپ ﷺ کی نظر رفتہ رفتہ نیچے سے اُوپر کو بلند ہوتی ہوئی آسمان پر جالگی پھر کچھ دیر بعد آپ ﷺ عثمان کی طرف مثل سابق متوجہ ہوئے۔عثمان نے آپ ﷺ کا اسمِ گرامی لے کر کہا اس سے پہلے میں نے آپ ﷺ کو کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ آج دیکھا۔آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کیا دیکھا۔عثمان نے سارا واقعہ عرض کردیا۔آپ ﷺ نے فرمایا تو کچھ سمجھا،کہا ہاں،آپ ﷺ نے فرمایا میرا یہ فعل جبرئیل علیہ السلام کی آمدورفت کے لئے تھا(یعنی میں نے اُسے اُترتے دیکھا تو اس کے ساتھ ساتھ میری نظر بھی نیچی ہوتی گئی۔پھر جب وہ اُوپر گئے تو میری نظر بھی اُونچی ہوتی گئی)عثمان نے عرض کیا وہ آپ ﷺ سے کیا کہہ گئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتے داروں کا حق دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور ممنوعات اور سرکشی سے نصیحت فرماتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو۔عثمان کہتے ہیں کہ یہ سُن کر ایمان نے میرے دل میں جگہ پکڑلی اور آپ ﷺ کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔[38]

ذاتِ حق کا دیدارِ حق: امام احمد نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔

طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح حضرت ابنِ عباس ﷺ سے روایت کیا حضور ﷺ نے اپنے رب کو دو بار دیکھا ایک بار سر کی آنکھ سے،ایک بار دل کی آنکھ سے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما یہ بھی روایت فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا۔حضرت عکرمہ بن ابی جہل کہتے ہیں میں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا حضور ﷺ نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا،کہا ہاں،آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔[39]

تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "دیدارِ الٰہی"۔

اہل دانش کے لئے اتنے دلائل کافی ہے ضدی لاعلاج کو ہزاروں دلائل بھی ناکافی۔

فقط والسلام

وصلّی اللّٰہ علی حبیبه الکریم و علیٰ آله و اصحابه وبارک و سلم

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

---

[38] (مسند الإمام أحمد ، ومن مسند بني هاشم ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم ، بداية مسند عبد الله بن العباس ،318/1، الحديث:2915،دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

[39] (المعجم الكبير ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، عكرمة عن ابن عباس ، 243/11، الحديث:11619،موسسة الرسالة)

بہاولپور، پاکستان

(13شوال المکرم،1427ھ)

☆......☆......☆